سوال

میں نے چار سال سے شادی کی ہوئی ہے لیکن اپنے خاوند کے ساتھ ماحول کو عادی نہیں بنا سکی ، میں نے خاوند کو بھی اوراپنے والد کو بھی بتایا ہے کہ میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی ، میری شادی پاکستان میں ان حالات میں ہوئی تھی جوکہ مجھ پر بہت سخت اور برے گزر رہے تھے میری والدہ پر زنا کا الزام لگا جس کی بنا پرانہیں سسر کے گھر میں ہی محبوس کردیا گیا ، میں اور میری والدہ اس وقت پاکستان میں ہی تھی اور مجھے والدہ سے ملنے اوربات کرنے کی بھی اجازت نہ تھی ، اس وقت میرے والد کہنے لگے شادی کرلو ۔ میں نے شادی کے شروع میں بہت کوشش کی کہ خاوند کے ساتھ ماحول میں ایڈجسٹ ہوجاؤں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا ، میں اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اس لیے مجھے اس محبت ہی نہیں ، یا پھر میں اس وہ عزت نہیں کرسکتی جو بیوی کو خاوند کی کرنی چاہیئے ۔ اوراس کے ساتھ ساتھ میں اپنے والد کے شعور اوراحساسات کو بھی مجروح نہیں کرنا چاہتی ، توکیا آپ کے خیال میں مجھے طلاق لینی چاہیے یا کہ میں اس کے ساتھ بے فائدہ رہنے کی کوشش کروں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

ہم سوال کرنے والی بہن کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ خاوند کے حقوق ادا کرنے اوراس سے محبت ومودت اوراطاعت کرنے اوروالد کے احساسات کو مجروح نہ کرنے کی کوشش کرے ، اگر وہ اپنے خاوند کی اطاعت کرنے اوراس کے حقوق ادا کرنے سے عاجز آجائے اوروہ اس کی طرف میلان کا بھی شعور نہ رکھے جوکہ نفرت کا سبب بنے اوراس کی عدم اطاعت کا باعث ہو اس حالت میں اسے اپنے خاوند سے خلع لے لینا چاہیئے نہ کہ اس سے طلاق طلب کرے ۔

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ خلع اورطلاق میں بہت بڑا فرق پایا جاتا ہے ، طلاق خاوند کی جانب سے ہوتی ہے جس کے کئی ایک اسباب ہیں مثلا بیوی کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھنا یا کوئی اورسبب ، اورمطلقہ عورت پر اس کے حسب حال عدت بھی ہے ۔

مثلا اگر وہ حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے ، اوراگر بچی یا حیض سے ناامید ہے اور حیض نہیں آتا تو اس کی عدت تین ماہ ہوگی ، اوراگر اسے حیض آتا ہو تو پھر اس کی عدت تین حیض ہے ، اورخاونداس کا مکمل مہر اوراس کے سب حقوق ادا کرے گا ۔

لیکن خلع بیوی کی جانب سے ہوتا ہے جس میں وہ خاوند کو مال ادا کرے گی تا کہ اسے چھوڑ دے ، بہتر اور افضل یہ ہے کہ خاوند مہر سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے ، خلع والی عورت کی عدت صرف ایک حیض ہوگی تا کہ حمل سے برات ہوسکے ۔

سوال کرنے والی بہن کے مسئلہ کے قریب قریب جیسا مسئلہ بعض صحابیات کے ساتھ بھی پیش آچکا ہے جسے ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت (رضی اللہ تعالی عنہ) پر دین یا اخلاق عیب تونہیں لگاتی لیکن میں اس کی طاقت نہیں رکھتی ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

کیا تو اس کا باغ واپس کرتی ہے ؟ وہ کہنے لگی جی ہاں ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4972) ۔

اورایک روایت میں ہے کہ :

میں ثابت (رضی اللہ تعالی عنہ) پر دین اور نہ ہی اخلاقی عیب لگاتی ہوں ، لیکن میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4971) ۔

اس کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یعنی میں یہ ناپسند کرتی ہوں کہ ایسے اعمال کروں جو کہ اسلامی احکام کے خلاف ہوں یعنی خاوند سے بغض ، اور اس کی نافرمانی ، اور اس کے حقوق ادا نہ کرنا وغیرہ ۔ دیکھیں فتح الباری (9 / 400) ۔

خلاصہ یہ ہے کہ :

آپ خاوند کے حقوق کی ادائیگی اور اس کے ساتھ موافقت کی کوشش کریں ، اگر یہ نہ ہوسکے تو آپ خلع حاصل کرلیں ، اور یہ ممکن ہے کہ آپ اپنے والد کو راضی کرلیں اور اسے بتائیں کہ خاوند کے ساتھ رہنا اس کے دین اور دنیا دونوں کے لیے نقصان دہ ہے ۔

اگر والد اس پر راضی ہوجائے تو ٹھیک ہے وگرنہ یہ لازم اور ضروری نہیں کہ آپ خاوند کو ناپسند کرتے ہوئے بھی اس کے ساتھ رہیں اور اس کے حقوق بھی ادا نہ کریں ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے سب غم اور پریشانیوں کو دور فرمائے اور آپ کو ایک اچھی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے معاملات میں مدد و تعاون فرمائے ، آمین یا رب العالمین ۔

واللہ اعلم ۔

الاسلام سوال و جواب

26163